Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۱۵ رجب ۱۴۰۹ ھ ، ۲۲ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ، ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۴۵

ربوہ میں پیشگوئی (فضل عمر) کے جلسوں کا نہایت کامیابی سے انعقاد

مردوں کے جلسہ میں جیّد علمائے سلسلہ نے پیشگوئی کے اہم نکات کی وضاحت فرمائی

خواتین کے جلسہ میں بھی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا

دونوں جلسوں میں احباب و خواتین کی بھرپور جوش و جذبہ سے شرکت

ربوہ = ۲۰ تبلیغ (فروری) آج یہاں بیت الاقصیٰ اور احاطہ دفاتر لجنہ اماء اللہ میں مردوں اور عورتوں کے الگ الگ جلسہ ہائے پیشگوئی (فضل عمر) کا نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے انعقاد ہوا کئی سال بعد مرکز سلسلہ میں ہونے والے ان پہلے جلسوں میں اہل ربوہ کے احباب و خواتین اور بچوں اور بڑوں نے نہایت جوش و خروش اور والہانہ جذبے کے ساتھ شرکت کی۔ سارا دن ربوہ میں ایک پُر جوش دینی تقریب کا سا سماں رہا اور جملہ اہل ربوہ نے اس پیشگوئی کا دن نہایت درجہ احترام و عقیدت سے منایا۔ مرکز سلسلہ میں جماعتی دفاتر میں تعطیل رہی۔ جماعتی آرگن روزنامہ الفضل نے اس موقع پر خاص نمبر شائع کیا۔

پیشگوئی (فضل عمر) کا مردوں کا جلسہ صبح دس بجے بیت الاقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اگرچہ بعد میں عورتوں کا جلسہ علیحدہ بھی ہوا لیکن اس کے باوجود مردانہ جلسہ میں بھی عورتوں کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج حال استاد جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو محترم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔

بعد ازاں مکرم نواز مومن صاحب نے محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب (اللہ ان کے درجات بلند کرے) کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد جلسے کی پہلی تقریر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید وایڈیٹر روزنامہ الفضل و ماہنامہ تحریک جدید نے فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں اس پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور اس کے بعد فرمایا کہ اس پیشگوئی کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس پیشگوئی کا موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا آپ نے فرمایا کہ جہاں تک پیشگوئی کے ذاتی حصوں کا تعلق ہے وہ تو آنے والے موعود سے

باقی صفحہ ۴ پر

جھلکیاں

جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء

— پیشگوئی (فضل عمر) کا جلسہ عین وقت پر دن کے ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ شروع میں قائمقام صدر عمومی مکرم اسلم صابر صاحب نے مختصراً جلسے کی غرض و غایت بیان کی۔

— جن صاحب کا نام ابتداء میں نظم کے لئے مقرر تھا وہ تشریف نہ لا سکے۔ لہٰذا دوسرے صاحب نے نظم پڑھی۔

— چونکہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب گلے کی خرابی کی وجہ سے زیادہ دیر تقریر نہ کر سکتے تھے لہٰذا انہوں نے اپنا بقیہ وقت اپنے بعد آنے والے مقرر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کو دے دیا۔

— مکرم راجہ نذیر ظفر صاحب نے نظم سنانے سے پہلے مختصر تقریر بھی کی۔ نظم کے دوران وہ اپنے مشکل الفاظ کا ترجمہ کر کے بھی سمجھاتے رہے۔

— جلسہ میں حاضری بہت خوشکن تھی۔ البیت کا اندرونی ہال بھرا ہوا تھا۔

— مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بتایا کہ پیشگوئی میں مبارک دوشنبہ کا ذکر ہے۔ موعود بیٹے کی پیدائش بھی دوشنبہ کو ہوئی۔ وفات بھی دوشنبہ کو ہوئی اور آج جبکہ جماعت احمدیہ کے قیام کو سو سال پورے ہونے کو ہیں آج بھی اس پیشگوئی کا دن دوشنبہ (پیر) کو آیا ہے

— محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں بتایا کہ قادیان میں ایک بار جلسہ پیشگوئی لیکھرام پر ہوا۔ آریہ صاحبان نے کہا کہ ہم بھی آئیں گے۔ ان کو بلایا گیا۔ حضرت میر اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے صرف ایک سوال ان سے پوچھا۔ وہ جواب نہ دے سکے اور یہ کہہ کر اٹھ گئے کہ ہم تیاری کر کے نہیں آئے۔ وہ جا رہے تھے تو حضرت میر صاحب نے اسٹیج سے یہ آیت پڑھی "حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا"

اخبار احمدیہ

محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر فرماتے ہیں:۔

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ بیگم عزیز مکرم ملک خالد احمد ظفر صاحب شدید طور پر بیمار ہیں۔ ملتان میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولا کریم دواؤں کو اثر کا حکم دے دعاؤں کو قبولیت کا حکم دے اور معجزانہ طور پر شفا بخشے۔

• قاضی محمد حمید صاحب آف اوکاڑہ بیمار ہیں اور اتفاق ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

قاضی محمد شفیق آف رسالپور

• مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کا بیٹا عزیزم الدین احمد صاحب کراچی میں شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کی پُرزور درخواست دعا ہے۔

• خاکسار کے نانا مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی ربوہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت عاجلہ وکاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مجید احمد سعید کارکن دفتر وصیت دارالیمن

• خاکسار کی ہمشیرہ شگفتہ ناہید تقریباً تین ماہ سے گردوں کے درد میں مبتلا ہے آجکل راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔ اور موصوفہ کو میٹرک کے سالانہ امتحان میں شمولیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالوحید طاہر
وکالت تعلیم تحریک جدید

ایڈریس درست کرلیں

۱۸/۲/۸۹ کے روزنامہ الفضل میں نظارت تعلیم کے اعلان میں مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ کا ایڈریس C-85/ ماڈل ٹاؤن لاہور لکھا ہے جب کہ اصل ایڈریس C-58/ ماڈل ٹاؤن لاہور ہے۔

(ناظر تعلیم)

موصیان کرام: اگر کسی موصی کے نام ایسی جائیداد ہو جو دراصل اس کی نہ ہو تو وہ جلد صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر کو اطلاع دے۔ یا اس کی اپنی جائیداد ہو اور کسی اور کے نام ہو تو اس کا حصہ جائیداد اس پر لازم ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور حقیقی اور کامل صداقتوں کے شکر کے ساتھ حاصل ہو۔

—— حضرت اقدس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۲۲ر تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۲۲ر فروری ۱۹۸۹ء

بیس فروری کا دن

ہم دنوں کی اہمیت کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ جس دن خدا کا کوئی نشان ظاہر ہو یا کسی نشان کے ظاہر ہونے کے متعلق کسی فردِ بشر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملے وہ دن ہمارے لئے خاص اہمیت کا ہوتا ہے اور ایک رنگ میں کہا جاسکتا ہے کہ ہم وہ دن مناتے ہیں۔ اور اس دن کے منانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے آستانے پر شکریہ کے طور پر جھکتے ہیں۔ اس کے احسانات کو یاد کرتے ہیں اور مزید احسانات کی بارش کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بیس فروری کا دن احمدیہ جماعت کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے اور اس کی اہمیت کا تعلق اس پیشگوئی سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا فرمائی تھی اور جس کے ذریعہ یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ حضرت اقدس کو ایک بیٹا عطا کیا جائے گا جس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔ جو جلد جلد بڑھے گا۔ جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ جس سے قیدی رہائی پائیں گے اور مُردے زندہ کئے جائیں گے۔ اس فرزندِ موعود کے ذریعہ دین حق کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہونا تھا اور ایسی ہی بہت سی اور خصوصیات اس فرزند موعود سے وابستہ تھیں۔

گزشتہ بیس فروری کو بھی دنیا بھر میں احمدیہ جماعتوں نے اس دن کو ذوق و شوق اور جذباتِ تشکر کے ساتھ منایا۔ اس وقت ایک سو ستر ممالک میں احمدیہ جماعتیں ہیں اور بعض ممالک کی جماعت کی کئی کئی سو شاخیں ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اس سلسلہ میں مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں کئی ہزار جلسے منعقد کئے گئے ہوں گے۔ پیشگوئی کا یہ حصہ کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اس کے پورا ہونے میں اب کس کو شک ہو سکتا ہے۔

جسم کو دی ہے غذا روح کا سامان کیا
اپنے بندوں کے لئے جینے کو آسان کیا
آستانے پہ ترے کیوں نہ ہر اک سر جھک جائے
تُو نے مٹی کو لیا اور اسے انسان کیا

ـــ ابوالاقبال

ذرا ہونے دو اہل دل کی آہوں میں اثر پیدا

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی

خدا کا فضل ہم پر ابرِ نیساں بن کے برسے گا
تو بحرِ احمدیت میں بہت ہوں گے گہر پیدا

وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانہ میں
بفضل اللہ اس کے ہو رہے ہیں بال و پر پیدا

خس و خاشاکِ غیر اللہ کو یکسر جلادے گا
ذرا ہونے دو اہلِ دل کی آہوں میں اثر پیدا

جہاں میں خشک منطق سے تو دل بدلا نہیں کرتے
زمانہ میں تغیر کرتی ہیں چشمانِ تر پیدا

خدا کی بات کا ان بدنصیبوں پر اثر کیا ہو؟
جنہیں حق نے کیا روزِ ازل سے کور و کر پیدا

خدائی باغباں نے جس شجر کا بیج بویا تھا
خدا کے فضل سے اس میں ہوئے شیریں ثمر پیدا

تجھے آتش کے شعلوں میں بھی جنت ہی نظر آئے
یہ خواہش ہے۔ اگر تو کر بَرا ہیمی نظر پیدا

خدا کے بندے سولی چڑھ کے بھی زندہ اتر تے ہیں
دعائیں کر مسیحِ ابنِ مریم کا اثر پیدا

اسیرانِ جہاں کو ہر بلائے غم سے آزادی
دلانے کے لئے حق نے کیا فضلِ عمر پیدا

وجود اپنا مٹائے گر نہ دانہ خاک میں مل کر
کبھی خادم گلستاں میں نہ ہوں گلہائے تر پیدا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب شوکت تھانوی کے کلام پر

حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا تبصرہ

حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جیسی شش جہات شخصیت تھے اس کا ایک اندازہ اس تحریر سے ہو سکتا ہے جو ۲۰ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔ اس میں حضرت چوہدری صاحب موصوف نے معروف شاعر جناب شوکت تھانوی کے کلام پر نہایت مہارت سے تبصرہ کیا ہے (ادارہ)

"میں نے مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء (اب آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان بیرسٹرایٹ لاء ریلوے اور کامرس ممبر گورنر جنرل کونسل شملہ) سے اصرار کیا۔ کہ موصوف عزیزی شوکت تھانوی سلمہ کے دیوان "گہرستان شوکت تھانوی" پر اپنی رائے ظاہر فرمائیں۔ مجھے خوشی اور فخر ہے کہ ممدوح نے باوجود ازحد مصروفیت کے ذرہ نوازی فرمائی اور اپنی رائے لکھ کر مجھکو روانہ فرمادی۔ جسے میں اب الفضل کے ذریعہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ وہ بھی اس سے مستفید ہوں۔ اور ان کو علم ہو کہ ہمارا قابل فخر بھائی نہ صرف اعلیٰ درجہ کا مقنن مذہب کی روح سے واقف انسان ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کا سخن فہم بھی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ شعر سمجھنا شعر کہنے سے زیادہ مشکل ہے۔ صاحب ایمان کی اعلیٰ تعریف یہ ہے کہ وہ ہر صنف میں کمال حاصل کرے اس لحاظ سے ہمارے مکرم بھائی خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔ (محمد عثمان احدی از لکھنؤ)

جس شخص کو خود شعر کہنے کا ملکہ نہ ہو۔ اس سے شعر پر تنقید کی توقع جائز نہیں ہو سکتی۔ لیکن آپ کا اصرار اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ بغیر کچھ لکھے چارہ نہیں۔ میری مراد یہ نہیں کہ میں اپنی ذات میں شعر سے لطف حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں پاتا۔ یا شعر سے بہرہ اندوز ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دانست میں ایسا انسان شاذ ہی ہوگا جس کی طبیعت پر شعر کا کسی نہ کسی رنگ میں اثر نہ ہو لیکن ہر اثر قابل اظہار نہیں ہوتا۔ اور نہ بعض اثرات کے اظہار کی قدرت مجھے حاصل ہے۔ یہ امور دل کی گہرائیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مجھے اپنے دل کی گہرائیوں کی حقیقی یا مصنوعی تصویر کاغذ پر کھینچنے سے ہمیشہ طبعاً گریز رہا ہے۔

مجھے اکثر ایشیائی شعرا کے کلام کے متعلق یہ شکوہ رہا ہے کہ ان کے کلام میں غم و انبساط کے درمیان توازن نہیں پایا جاتا۔ بیشک شعر درد سے پیدا ہوتا ہے لیکن درد اور غم مترادف ہیں اکثر حالات میں درد کا اظہار غم کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن بعض شعرا کے یہاں اس کی دوسری شکل نظر ہی نہیں آتی۔ اس لحاظ سے شوکت صاحب کے کلام میں ایک خصوصیت نظر آتی ہے جسے میری طبیعت نے بہت ہی پسند کیا وہ فرماتے ہیں ؎

درد تھا دل میں تو دل تھا درد کے باعث عزیز
دل کو رکھ کر کیا کریں جب درد کے قابل نہیں

پھر اس درد کا دوام چاہتے ہیں ؎

جان دیدینگے ہم اے ہمت دشوار پسند
مرض عشق اگر قابل درماں نکلا

اور ساتھ ہی سمجھائے جاتے ہیں ؎

مذاق شکوہ اچھا ہے مگر اک شرط ہے اے دل
یہاں جو یاد کر لینا وہاں جا کر بھلا دینا

اور امید کا سہارا لیتے جاتے ہیں ؎

مطلوب کے دل میں بھی طلب تھی مری شوکت
دیکھا اُسے میں نے تو مجھے دیکھ رہا تھا

شکوہ بھی جہاں کیا ہے اس میں بھی استغنا پیدا کر دیا ہے ؎

سچ ہے ان کو مجھ سے کیا اور میرے افسانے سے کیا
کردیا دیوانہ تو اب کام دیوانے سے کیا
عشق کا عالم جدا ہے حسن کی دنیا جدا
مجھ کو آبادی سے کیا اور تم کو ویرانے سے کیا

اور کس سادگی سے اس بارہا تجربہ شدہ کیفیت کو ادا کیا ہے ؎

کچھ یاد ہیں آغاز محبت کی وہ باتیں
او بھولنے والے یہی پیمان وفا تھا؟

لیکن جب حسن و عشق کی یہ نذر ادا ہو چکی تو فکر شوکت کی پرواز مجاز سے حقیقت کی طرف شروع ہوگئی اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے ؎

آخر دور عمر میں جاکے یہ کیفیت کھلی
نقش وفا تھا مستقل نقش جفا برآب تھا

جب یہ حقیقت آشکار ہوگئی۔ تو باقی مراحل تو آسان ہی تھے ؎

فنا اک دوسرا رخ تھا میری تصویر ہستی کا
کھلی جب آنکھ تو سمجھا کہ یہ خواب گراں کیا تھا

اسی غزل کا مطلع ہے ؎

میں سمجھا قرب جاناں ہیں کہ پردہ درمیاں کیا تھا
مرے ذوق نظر کی ایک حد تھی آسماں کیا تھا

لیکن جب بھی کوئی اس حد تک پہنچی ہو نیا کے اور اس کے درمیان ایک کشمکش شروع ہو گئی جسے اس نے عزت سمجھا۔ دنیا اُسے ذلت سمجھنے لگی اور دنیا کی عزتیں اسکی نظر میں ہیچ ہوگئیں اور ساتھ ہی ایک نیا عرفان اس کے اندر پیدا ہو گیا ؎

دل نے حسب اقتضائے شوق ساماں کر دیا
جہل کو عرفاں کیا۔ عرفاں کو ایماں کر دیا

بس اس سے ہر چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ بدل گیا۔ اور یہ احساس ہوا کہ ؎

بظاہر عشق کی ذلت اب اندازے سے باہر ہے
مگر یہ عشق اک دن کار فرمائے جہاں ہوگا۔

اور دنیا کو پیغام دینے لگے ؎

موجود ابھی تک ہے وہ جلوۂ جانانہ
پیدا تو کرے کوئی اوصاف کلیمانہ

گو شاید شوکت صاحب کو ابھی تجربہ نہیں کہ دنیا ایسے پیغام دینے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا کرتی ہے۔ لیکن گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ان لوگوں کی حالت کا نقشہ تو خود شوکت صاحب نے کھینچ دیا ہے ؎

اس سر کو ذوق نشۂ عرفاں سے کیا غرض
جو سر بنا ہو جُبّہ و دستار کیلئے

اور اگر حاسدوں اور شریروں کا فتنہ حد سے گزر جائے تو ؎

بجلی نہ گر کے پھونک دے اسکو تو کیا کرے
وہ آشیاں جو ننگ ہو گلزار کے لئے

لیکن شوکت صاحب کو ادھر متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان کی تو یہ کیفیت ہے کہ ؎

نظر مآل محبت پہ ہم نہیں رکھتے
امید و شوق کی دنیا بسائے جاتے ہیں

اور آخر محسوس کرتے ہیں ؎

بہت نزدیک ہے وہ مجھ سے لیکن
میری دیوار ہستی درمیاں ہے۔

اور جب شوق کی تیزی حد کو پہنچ جاتی ہے اور تجلی کو قریب کھینچ لاتی ہے تو چلا اُٹھتے ہیں ؎

جلوہ بقدر ذوق ہوا ہے برق حسن دوست
موسیٰ کا ہم خیال ہوں موسیٰ نہیں ہوں میں

لیکن تا مرض عشق قابل درماں ثابت نہ ہو ؎

ہوا نظارہ لیکن یوں کہ نظارہ بھی مشکل تھا
جہاں تک کام کرتی تھیں نگاہیں نور حائل تھا

میں تو شوکت صاحب کے دل کی کیفیات کا اندازہ کر کے لطف اندوز ہوتا ہوں اور ساتھ ہی مجھے یقین ہے کہ شوکت صاحب کو یہ احساس ہوگا کہ میں ان کے تخیل کی پرواز اور ان کی فکر کی رسائیوں سے بالکل بے بہرہ ہوں۔ صاحب کلام ایک کیفیت کا اظہار ایک خاص ترکیب الفاظ سے کرنا چاہتا ہے پڑھنے والے اور سننے والے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ میں اگر شوکت صاحب کی فکر و تخیل کا مالک ہوتا تو میں بھی اپنی قلبی کیفیات کو مزین الفاظ اور مرصع ترکیبوں میں ادا کر سکتا۔ اور جو اصحاب شوکت صاحب کے تخیل کے ساتھ ان بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کی خواہش نہ رکھتے ہوں جن کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے تو ان کی ضیافت طبع کے لئے بھی شوکت صاحب کے کلام میں گوناگوں اور پر تکلف سامان موجود ہے۔ ہر کلام کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس سے لطف اٹھانے والے اصحاب جس پہلو سے چاہیں اسے دیکھ لیں۔ شوکت صاحب کے کلام کو وہ ہر پہلو سے پر کیف پائیں گے نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو ؎

فروغ حسن کمال شباب ہو نہ سکا
حیا نے لاکھ دبایا حجاب ہو نہ سکا

کردیا تو نے بے نیاز وصال
اے غم ہجر تیری عمر دراز

نامہ ہائے شوق وہ پڑھتے نہیں
ہیں عبث شوکت قلم فرسائیاں

آنے والے آئے، بیٹھے، بات کی اور چل دیئے
دل مگر جس طرح سے خاموش تھا خاموش ہے

کب تک میں حریف شرر طور نہ بنتا
کب تک وہ مجھے طالب دیدار نہ کرتے

ایک ہی صورت سے سب کو چھیڑنا اچھا نہیں
آپ کیا جانیں کہ کس انداز کا دیوانہ ہے

مرحلے عشق کے دشوار ہیں لیکن پھر بھی
آپ آساں جنہیں کر دینگے وہ آساں ہونگے

حسن نے سمجھا نہیں ہے عشق کے اعزاز کو
ورنہ میری جستجو میں تو پریشاں چاہیئے

اے برق نظر پھر چمک اک بار سر طور
اور پھر مرا انداز کلیمانہ بنا دے

تو ہی مئے ہے تو ہی میخانہ ہے تو ہی جام ہے
ہم سے رندوں کو تو اے ساقی تجھ ہی سے کام ہے

یہاں تک پہنچتے پہنچتے میرے ذوق نے کیا کیا حظ اٹھائے اس کی تفصیل کسی اور کے لئے دلچسپی کا موجب نہ ہوگی۔ اور پھر صورت میں اپنی قلبی کیفیات کے اظہار سے اپنے تئیں شروع میں معذور ظاہر کر چکا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہاں تک پہنچ کر میں کسی کے دل کو گہرستان شوکت تھانوی کی نیرنگیوں کے تماشہ کرنے اسکی بلندیوں میں پرواز کرنے اور اس کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہونے کا شوق بے قرار کر سکوں گا۔ اور اگر ایسا ہو تو میرا مقصد حل ہو جائے گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- جلسہ پیشگوئی (فضل عمر)

مخصوص ہیں اور دوسرا کوئی اسمیں حصہ نہیں لے سکتا لیکن جہاں تک پیشگوئی کے صفاتی پہلوؤں کا تعلق ہے اس میں احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس موعود کی صفات کے شریک بن جائیں تاکہ اس پیشگوئی کو ہمیشہ زندہ رکھنے والے ہوں۔ اس لحاظ سے علوم ظاہر و باطنی سے پُر ہونے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ صرف علم حاصل کر لینا اور ایم اے یا پی ایچ ڈی کر لینا اس پیشگوئی کے مقاصد کو پورا نہیں کر سکتا بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق خود کو علوم سے پُر کرے تاکہ دنیا یہ جان لے کہ یہ اس موعود کے ماننے والے ہیں جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھا۔ اور اس طرح سے اس پیشگوئی کا مورد ہر احمدی بن جائے۔ خدا ایسا ہی کرے۔

بعد ازاں مکرم عبدالرحیم یونس صاحب نے اپنی ایک نظم ترنم سے سنائی اس کا ایک شعر یہ ہے ؎

برکتیں دینا گالیاں سننا
اب یہی کاروبار رہتا ہے۔

اس جلسے کی دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم کی تھی۔ آپ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نور اللہ مرقدہ کی ذاتی زندگی کے نہایت خوبصورت واقعات بیان فرمائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے حضور کی زندگی کو بڑے غور سے دیکھا۔ اور بڑے قریب سے دیکھا۔ بڑی بے تکلفی کے عالم میں بھی دیکھا صحت اور بیماری کی حالت میں بھی دیکھا مگر میں نے کوئی شخص آپ جیسا نہیں دیکھا مجھے ایک بار خیال آیا کہ یہ میں حضور کی محبت کی وجہ سے سوچتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضور کی زندگی کو ایک غیر کی نظر سے دیکھا اور خوب تنقید سے سوچا اور غور کیا۔ اس کے باوجود بھی میں اسی نتیجہ پر پہنچا کہ میں نے جتنے بھی آدمی دنیا میں دیکھے ہیں ان میں کوئی آپ سا نہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جنہوں نے حضور نور اللہ مرقدہ کو نہیں دیکھا ان کو میں کہتا ہوں کہ وہ حسن و احسان کا ایک اعلیٰ ترین تخیل اور تصور باندھیں اور حضور کی ذات کو اس آئینہ میں دیکھیں۔ فاضل مقرر نے حضور کے تعلق باللہ کے حوالے سے حضور کے بچپن کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

اس تقریر کے بعد محترم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے ایک نظم بعنوان، صاحب فتح وظفر تحت اللفظ سنائی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی تھی۔ آپ نے اس پیشگوئی کے باطنی محاسن کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ اب تمہارے خاندان میں سے صرف تمہاری نسل چلے گی باقی سب لوگوں کی نسل کاٹ دی جائے گی۔ اس پیشگوئی کے وقت آپ کے خاندان میں ۷۳ مرد زندہ تھے لیکن خدا کا کہا ہوا اس شان سے پورا ہوا کہ ۷۳ میں سے ایک مرد بھی ایسا نہ ہوا جس کی اولاد آگے چل سکتی صرف اور صرف حضرت مرزا صاحب کی اولاد در اولاد باقی رہی اور اک سے ہزار ہوویں کا مصداق ہوئی۔

محترم مولانا صاحب نے بتایا کہ جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت ایک ایسا شخص مقابلے پر آیا جس نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نہ صرف یہ پیشگوئی جھوٹی ہے بلکہ (اللہ تعالیٰ پناہ دے) مرزا صاحب اور ان کی ذریت تین سال تک ختم ہو جائیں گے۔ یہ شخص لیکھرام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تین برس تک زندگی دی اور اس عرصے سے پہلے پہلے اس موعود فرزند کو پیدا فرما دیا اور جماعت کو بھی ترقی عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ کی پیشگوئی کے مطابق عید کے اگلے دن اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ مولانا نے کہا کہ اس پیشگوئی کے سو سال پورے ہونے کا وقت قریب آیا تو ایک اور شخص پیدا ہوا اُس نے بھی دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے اس کام پر مامور ہوں۔ قادیانیت ایک کینسر ہے اور میں اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا لیکن یہ شخص بھی خدائی عذاب کا نشانہ بنا۔ اور جس طرح لیکھرام کی موت کا سبب آج تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا اسی طرح اس شخص کی موت کا سبب بھی کوئی معلوم نہیں کر سکا۔

آخر میں صدر جلسہ محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب نے مختصر صدارتی ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا موجودہ دور قدرت ثانیہ بھی اس پیشگوئی کا توسیعی حصہ ہے اور ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زبان سے عالم کشف میں سلامتی کی خبر دی ہے اور اس کا تعلق پیشگوئی (فضل عمر) کے اس حصے سے ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اے مظفر تجھ پر سلام۔ اس کے بعد پیشگوئی کے الفاظ ہیں، فتح و ظفر کی کلید تمہیں عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ موجودہ امام جماعت کے وقت میں اب بہت جلد فتوحات عطا ہونے والی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ذاتی خیال کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہام ”ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت“ کا بھی موجودہ امام جماعت سے تعلق ہے اور اللہ نے چاہا تو جماعت بہت جلد عید کا نظارہ دیکھے گی۔

خواتین کا جلسہ

خواتین کا جلسہ سہ پہر تین بجے احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں شروع ہوا جس میں خواتین نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اس جلسے کی صدارت حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کی۔ جلسے میں بڑی تعداد میں مقررات نے تقاریر کیں اور نظمیں خوش الحانی سے سنائی گئیں اس جلسے کی خاص مقررہ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ اہلیہ محترم حمید احمد خان صاحب تھیں جو اس جلسے میں شرکت کے لئے ہارٹلے پول لندن سے تشریف لائی تھیں۔ یہ جلسہ لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے آخر میں خطاب فرمایا اور پیشگوئی کے اہم نکات کی وضاحت فرمائی۔ یہ جلسہ قریباً چھ بجے شام اختتام کو پہنچا۔ (جلسہ کی تفصیلی روداد بعد میں شائع کی جائے گی۔)

یہ دفتر (دفتر اوّل) ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ ہو جائے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے وفات یافتہ مجاہدین کے کھاتوں کے احیاء کے ضمن میں جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ جماعتوں میں معمر دوستوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں جو کرید کرید کر وفات یافتہ مجاہدین کے وارثوں کے پتہ جات معلوم کریں۔

امید ہے ہر جماعت میں اس ہدایت پر باحسن طریق عمل ہو رہا ہوگا۔ ورثاء کے پتہ جات معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ معلومات دفتر ہذا کو بھجوائی جاتی رہیں۔ تاکہ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کو وقفِ نو میں پیش کریں۔

وکیل الدیوان

افکار معاصرین

صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تقریباً دس سال میں پاکستان ایٹمی بجلی گھر خود تیار کرنے لگے گا۔ صدر اسلام آباد میں امریکی کانگریس کے ایک وفد سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ وفد ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان اسٹیفن سولارز، چیرڈ ٹیکس اور ٹیڈ ویس پر مشتمل ہے جو جنوبی ایشیاء میں ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے بارے میں امریکی خدشات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ اس مسئلے کے حل کے لئے امریکہ کو ایک علاقائی حکمتِ عملی وضع کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ امتیاز پر مبنی پالیسی کے ذریعہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اسٹیفن سولارز نے پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کی تعریف کی اور اس سلسلہ میں صدر کے کردار کو بے حد سراہا۔ انہوں نے کہا کہ نومبر کے انتخاب علاقے کی تاریخ میں ایک آزادانہ اور منصفانہ انتخابات تھے۔ سولارز نے کہا کہ جمہوریت کی بحالی سے امریکہ میں پاکستان کا وقار بے حد بڑھا ہے اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات یقیناً مستحکم ہوں گے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کا ایٹمی بنانے یا انہیں حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہمارا ایٹمی پروگرام خالصتاً پُرامن مقصد کے لئے ہے اور دنیا کو ایک جمہوری حکومت کی بات پر یقین کرنا چاہیئے۔

جماعتیں متوجہ ہوں

صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع پر ادارہ الفضل ایک خصوصی نمبر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس میں اہم اور قیمتی مضامین اور بعض خصوصی تصاویر شامل اشاعت ہونگی۔ اس پرچے کی قیمت ۲۰ روپے ہو گی۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ ان کو جس قدر تعداد میں یہ خاص نمبر درکار ہو وہ الفضل کو فوری طور پر اس تعداد سے مطلع کر دیں۔ بعد میں ان کی ضرورت پوری کرنا ممکن نہ ہو گا۔

(مینیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملک احمد حسن رہتاسی اور مالک رام

مالک رام کی کتاب "وہ صورتیں الٰہی" ۱۹۷۴ء میں دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ اس کے حوالے سے جناب مالک رام کے خیالات ہدیہ قارئین ہیں تا سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہو جائیں۔

مالک رام، اردو زبان و ادب کے ان محققین اور محسنین میں شمار ہوتے ہیں جن کی علمی اور تحقیقی فتوحات بے حد و حساب ہیں۔ خاص طور پر غالب کے سلسلہ میں ان کی تحقیقی مساعی سے زیادہ مستند اور وقیع سمجھی جاتی ہے۔ مالک رام اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں کا علمی ذوق رکھتے تھے۔ فارسی کا ذوق تو ہماری پرانی نسل کے تمام بزرگ ادیبوں میں موجود تھا۔ اب رفتہ رفتہ یہ ذوق معدوم ہوتا جا رہا ہے اور بحد اہم لوگ ایک متاع گراں بہا سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مالک رام بھارت کی وزارت خارجہ میں ملازم ہونے کے ناطے طویل عرصہ تک قاہرہ میں بھی مقیم رہے۔ اس طرح آپ نے عربی زبان سے کما حقہ واقفیت حاصل کی اور اس طرح اسلام اور قرآن فہمی میں بھی خاصا نام پیدا کیا۔ "عورت اور اسلام" کے موضوع پر ان کا ایک مضمون پڑھ کر علامہ سید سلمان ندوی مرحوم نے فرمایا تھا کہ "اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے تو میں اسے پڑھ کر یہی خیال کرتا کہ یہ کسی مسلمان عالم نے لکھا ہے"۔ مالک رام صاحب کے اس شغف میں حسن رہتاسی کا کیا قصہ تھا۔ یہ مالک رام کی زبان سے ہی سنیئے۔

"ہائی سکول میں میرے ایک ہم سبق دوست ملک احمد حسن رہتاسی (....) تھے جو بعد کو بہت دن تک ہفتہ وار "دورِ جدید" (لاہور) کے ایڈیٹر بھی رہے ..... وہ بھی میری طرح اردو فارسی اور خاص طور پر شعر کے رسیا تھے ہم دونوں کا دانت کاٹی روٹی والا معاملہ تھا۔ وہ احمدی تھے۔ ان کی بدولت مجھے اسلام سے متعلق بہت وسیع مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ نہ جانے وہ میرے لئے کہاں کہاں سے کتابیں بٹور بٹور کر لاتے تھے اور میں بڑی سے بڑی کتاب دو چار دن میں ختم کر کے واپس کر دیتا تھا۔ قدرتی بات تھی کہ ہائی اسکول کی تعلیم ختم کرتے کرتے میری مذہبی واقفیت عموماً اور اسلامی واقفیت خصوصاً میری اپنی عمر کے طلبہ سے کہیں زیادہ تھی"

..." میں نے طے کر لیا کہ مجھے عربی پڑھنا چاہیئے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم قرآن کو معنوں کے ساتھ کسی استاد سے سبقاً سبقاً ضرور پڑھنا چاہیئے... پھر خدا نے ایسا سامان پیدا کر دیا کہ مجھے ایک زمانے تک مصر میں قیام کرنا پڑا۔ یہاں میں نے عربی میں شد بد پیدا کر لی۔ ..."۔ مالک رام نے عربی میں شد بد کیا اتنی علمیت بہم پہنچائی کہ علمی حلقوں میں بہت وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ ان میں اور حسن رہتاسی میں تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان سے باہر جاتے وقت مالک رام اپنا کتب خانہ ان کے سپرد کر گئے۔ اس کتب خانہ میں کتابوں کے ساتھ نایاب تصاویر کا ایک حصہ بھی تھا جس میں جگر مراد آبادی کی ایک تصویر بھی تھی جو اس دور کے مشہور مصور محمد اویاما نے بنائی تھی۔ اویاما جاپانی نام ہے مگر یہ مصور ہندوستانی مسلمان تھے اس سلسلے میں مالک رام صاحب نے لکھا ہے" لطیفہ یہ ہوا کہ جب احمد حسن نے اسے (یعنی تصویر کو) دیکھا تو پوچھا کیوں بھائی۔ واقعی یہ جگر صاحب کی ٹھیک شبیہ ہے؟ میں نے کہا واہ صاحب! یہ آپ نے کیا کہا؟ اصل تو یہ تصویر ہے جگر صاحب تو اسے دیکھ کر بنائے گئے ہیں! یعنی یہ اصل ہے اور جگر صاحب نقل۔ بس یہ سوال تو ہو سکتا ہے کہ کیا جگر اس تصویر کے مطابق ہیں یا نہیں۔ لیکن آپ یہ نہیں پوچھ سکتے کہ یہ تصویر جگر کی ہے یا نہیں۔ اس پر ایک قہقہہ پڑا افسوس کہ میرے قیمتی کتاب خانے کے ساتھ یہ تصویر بھی لاہور کے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی نذر ہو گئی"۔

"رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو"

اسی سلسلہ کا ایک اور واقعہ بھی ہے جس سے دونوں کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ نیاز فتح پوری نے مالک رام کو لکھا کہ آپ کے عالمانہ مضمون "عورت اور اسلام" کا مسودہ میرے پاس پڑا ہے۔ کہیئے اسے کہاں بھیجوں۔ مالک رام نے جواب دیا "ملک احمد حسن کے پاس لاہور بھیج دیجیئے"۔ اور پھر احمد حسن نے اسے میرے پاس مصر روانہ کر دیا"

اسی طرح مالک رام اپنے ایک اور مضمون "میرزا یگانہ چنگیزی" میں بھی حسن رہتاسی (....) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "میرے عزیز دوست احمد حسن پہلے سے (لاہور میں) موجود تھے۔ ہم دونوں نے ۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۴ء وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی سکول وزیر آباد میں یکجا تعلیم پائی تھی۔ وہ روہتاس (ضلع جہلم) سے ورنیکلر مڈل کر کے آئے تھے اور میں اپنے وطن پھالیہ (ضلع گجرات) سے دو سال جونیئر اور سینیئر اسپیشل کے اور دونویں اور دسویں درجے کے۔ یہ چار برس ہم ایک ساتھ رہے۔ تعلیم کی یکسانیت کے باعث ہمارے پسند اور ناپسند کے بیشتر موضوع ایک سے تھے۔ پسند میں منجملہ اور باتوں کے اردو اور فارسی کا ذوق بھی تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم گھنٹوں سوائے اردو ناول اور مختلف اساتذہ کے دیوان پڑھنے کے اور کچھ نہیں کرتے تھے۔ اور تو اور درجے میں بھی جہاں ہم دونوں ایک ہی بنچ پر ساتھ ساتھ بیٹھتے تھے، یہی شغل رہتا تھا۔ اسی شوق نے ہمیں ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا اور ہم سارا وقت اکٹھا گزارتے تھے۔

۱۹۲۴ء کے اوائل میں ہم نے دسویں درجے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد وہ اپنے حالات کی مجبوری سے آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ لاہور چلے آئے اور ملازمت اختیار کر لی۔ میں نے گجرات کالج میں داخلہ لے لیا جہاں سے اب ۱۹۲۶ء میں انٹر کا امتحان دیا تھا۔ ان ایام میں وہ مشہور انگریزی روزنامے "مسلم آؤٹ لک" میں ملازم تھے اور اس کے قریب ہی محلہ چابک سواراں میں رہتے تھے۔ ہم یہاں آئے تو سیدھے ان کے کمرہ پر پہنچے۔ ہمارے یہاں آنے کے دوسرے یا تیسرے دن اتوار تھا۔ احمد حسن نے کہا چلو مشاعرے چلیں۔ یہ مشاعرہ موری دروازہ کے باہر ایس پی ایس کے ہال میں ہو رہا تھا..... یہیں میرزا یاس یگانہ کو پہلی مرتبہ دیکھا۔ مشاعرے کی صدارت سر شیخ عبد القادر مرحوم نے کی تھی...

ڈاکٹر ناصر احمد پروازی

ملک احمد حسن صاحب آف رہتاس کو بھی حسن رہتاسی تو کہا جا سکتا ہے لیکن ملک صاحب موصوف کبھی حسن رہتاسی کے نام سے معروف و مشہور نہیں ہوتے شاید اس لئے بھی کہ ان کے عزیز و اقارب میں سے ایک صاحب حسن رہتاسی کہلاتے تھے اور احمدیہ جماعت میں شعر و سخن کی وجہ سے اتنے معروف تھے کہ بچے بچے کی زبان پر ان کا نام تھا نہایت سلیس اور سادہ زبان میں ہر موضوع پر اور فی البدیہہ شعر کہنے کی اہلیت رکھنے والے یہ حسن رہتاسی دیکھنے سے بھی اس قسم کے شاعر معلوم ہوتے تھے۔ جیسے عام طور پر کہتے ہیں کہ پرانے زمانوں میں شاعر ہوا کرتے تھے۔ سر کے بال بڑھے ہوئے اور بکھرے بکھرے اور ہر جگہ اور ہر شخص کے کہنے پر شعر سنانے کے لئے تیار بلکہ ادھر اشارہ ہوا اور ادھر فی البدیہہ ایک قطعہ یا ایک مختصر سی نظم کہہ ڈالی۔

ملک احمد حسن جو "دورِ جدید" کے ایڈیٹر بھی تھے۔ نہایت وضع دار انسان تھے میں نے انہیں کوٹ اور ٹوپی کے بغیر کبھی نہیں دیکھا۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۸ء کے نصف تک مجھے لاہور میں رہنے کا موقعہ ملا اور ایک نوجوان شاعر کی طرح میرے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ دورِ جدید میں میری نظم چھپے۔ میں نے ایک نظم بھیجی اور پھر انتظار کرتا رہا کہ کب چھپتی ہے۔ لیکن وہ نظم نہ چھپی۔ اور میں نے سوچا کہ شاید ابھی اس پرچے میں شائع ہونے کے لئے مجھے کچھ اور وقت درکار ہے لیکن اس کے تھوڑی ہی دیر بعد میری ایک نظم چھپ گئی اور ملک احمد حسن صاحب سے خاصی دوستی اور بے تکلفی ہو گئی۔ وہ انہیں دنوں ایک دفعہ قادیان بھی تشریف لائے اور قادیان میں بھی کچھ وقت ہمیں اکٹھے گزارنے کا موقع ملا۔ جب بھی ملتے اور جہاں بھی ہم اکٹھے بیٹھتے وہ نہایت بلند پایہ اشعار سناتے خود تو شعر نہیں کہتے تھے لیکن چونکہ ادبی ذوق پایا تھا۔ اس لئے دوسروں کے شعر سنا کر حظ اٹھاتے تھے۔

ہمارے حسن رہتاسی جو شاعر تھے ان سے قادیان میں گاہے گاہے ملاقات ہوتی تھی لیکن انہیں اکثر پریشان حال دیکھا اور ان کی زندگی کی تلخیوں کا اثر نمایاں نظر آتا رہا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سلسلے کے بہت بڑے شاعر تھے۔ قادر الکلام ایسے کہ بہت کم شاعر ایسے قادر الکلام ہونگے۔ ان کا مجموعہ کلام "کلام حسن" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اگرچہ دوستوں کا کہنا ہے کہ جو کچھ چھپا ہے۔ یہ تو ان کے سارے کلام کا عشر عشیر بھی نہیں۔ اور غالباً وہ اس لئے بھی کہ ان کی بہت سی نظمیں اپنے ماحول پر اور اپنے اردگرد بسنے والے دوستوں پر طنز کا رنگ رکھتی تھیں جو سنائی تو جا سکتی ہیں لیکن چھاپی نہیں جا سکتیں خاص طور پر ایسی جماعت میں جس کا آپس میں بھائی چارہ اس حد تک ہو کہ کوئی کسی کے خلاف دل میں زیادہ دیر تک بات رکھنے کو نہایت ناپسندیدہ سمجھے اور یہ بات ہے بھی ناپسندیدہ۔ بہرحال ملک احمد حسن صاحب آف رہتاس اور حسن رہتاسی دو الگ الگ شخصیتیں تھیں۔

— نسیم سیفی —

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کیا آپ کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک سوونیئر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ سوونیئر لاہور کی جماعت کی سو سالہ تاریخ پر محیط ہو گا۔

اس سلسلہ میں تمام احباب جماعت سے خواہ وہ پاکستان میں رہتے ہوں یا باہر کسی ملک میں رہائش پذیر ہوں درخواست ہے کہ اگر ان کا کبھی کوئی تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے رہا ہو اور انہوں نے کوئی خدمت سلسلہ سرانجام دی ہو جس کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے ہو تو وہ براہ کرم مندرجہ ذیل معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

۱۔ اپنا نام اور پتہ
۲۔ لاہور سے کس قسم کا تعلق رہا۔
۳۔ جو خدمات سرانجام دی ہوں انکی تفصیل
۴۔ لاہور میں زمانہ قیام کا پتہ
۵۔ اگر آپ کے خاندان میں کوئی رفیق حضرت بانی سلسلہ گزرے ہوں جن کا تعلق لاہور سے ہو تو ان کے حالات تاریخ بیعت اور فوٹو۔
۶۔ آپ کے علم میں کوئی ایسا واقعہ ہو جس کا تعلق خواہ آپ کی ذات سے نہ ہو لیکن جماعت احمدیہ لاہور سے متعلق ہو تو اس کی تفصیل۔

یہ معلومات اور کوائف زیادہ سے زیادہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر موصول ہو جانی چاہئیں۔

مبارک محمود پانی پتی۔ سیکرٹری سوونیئر کمیٹی جماعت احمدیہ لاہور۔ دارالذکر۔ A-115 علامہ اقبال روڈ لاہور

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم عاطف ضیا ملک کیمیکل انجنیئر کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر راحت العین ایم بی بی ایس بنت مکرم پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور حال ساکن کینیڈا کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو مکرم منظور احمد شاد صاحب نے بمقام احمدیہ ہال کراچی میں جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھا۔

عزیزم عاطف حضرت ڈاکٹر لال دین صاحب (اللہ ان کے درجات بلند کرے) کے پوتے ہیں اور دلہن حضرت مرزا غلام رسول آف پشاور جو سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے کی پوتی ہیں۔ اور دونوں حضرت راجہ علی محمد صاحب سابق ناظر المال صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ اور نواسی ہیں۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

میجر ڈاکٹر ضیاء الدین ملک۔ لال کرتی راولپنڈی

تقریب شادی

مکرم صوفی عبدالمجید صاحب امیر ضلع جماعتہائے میرپور آزاد کشمیر کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المجید مسرت کا نکاح مربی سلسلہ مکرم ملک سعید احمد صاحب نے ۲۸ جنوری ۱۹۸۹ء کو مکرم امیر صاحب کے مکان پر عزیزم شمس الدین ابن مکرم ماسٹر خان محمد صاحب آف ربوہ کے ہمراہ بحق مہر مبلغ بیس ہزار روپیہ پڑھا۔ اس کے بعد رخصتانہ عمل میں آیا اور محترم ماسٹر صاحب موصوف نے ربوہ میں ۲۹ جنوری ۱۹۸۹ء کو اپنے مکان واقعہ دارالبرکات ربوہ میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔

چوہدری شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل ربوہ

• عزیزم طارق محمود ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (ساکن کھیرانوالی ضلع گجرات) کی شادی عزیزہ تنویر قیصرہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (ساکن کالے چک گجرات) کے ساتھ بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۸۹ء انجام پائی ۶ جنوری کو عزیزان کی دعوتِ ولیمہ ہوئی۔

اسی روز عزیزہ خالدہ متین بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیز چوہدری نصیر احمد کاہلوں ابن مکرم چوہدری عزیز احمد کاہلوں آف چک ۷/۱۱ جھور ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ندیم احمد۔ کھیرانوالی

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے خاص فضل کے ساتھ ۳۱/اگست ۱۹۸۸ء بروز بدھ پہلی بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "رضوان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو وقفِ نو میں وقف کر دیا گیا ہے۔ نومولود مکرم فیروز الدین ٹھکر (اللہ ان کے درجات بلند کرے) کا پوتا اور مکرم عبدالمجید بٹ صاحب راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نووارد کو نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے

بیگم و نعیم اللہ ٹھکر۔ آزاد کشمیر

• میرے بیٹے عزیزم اعجاز احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب اسلام آباد کی نواسی ہے۔ بچی کا نام "رضوانہ" رکھا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو با اقبال اور صالح بنائے۔

چوہدری غلام احمد ۲۵۴-۱۳۴
واہ کینٹ

• میرے بیٹے عزیزم مرزا محمود احمد آف فرینکفورٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مرزا عمر محمود تجویز ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے۔

مرزا عبدالسمیع۔ کوپن ہیگن۔ ڈنمارک

دعائے نعم البدل

محترم شیخ وحید احمد صاحب نگران حلقہ اوکاڑہ شہر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی تھی۔ جو کہ پیدائش کے معاً بعد خدا کو پیاری ہو گئی۔ بزرگان جماعت اور خاندان حضرت اقدس کے سب بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز اس کا نعم البدل عطا فرمائے

منور احمد اوکاڑہ کینٹ

سانحہ ارتحال

میری اہلیہ خالدہ حنا بیگم صاحبہ پندرہ روز کی مختصر بیماری کے بعد ۳ جنوری کو فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔ اگلے روز جنازہ ربوہ لانے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ گولبازار میں پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان عام ۱ میں تدفین ہوئی۔

اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری خدا بخش گورایا سکنہ بڈھا گورایا کی بیٹی تھیں اور چوہدری شرف دین صاحب چیمہ کی بہو تھیں۔ وہ بہت مہمان نواز۔ ملنسار تھیں۔ نمازوں میں باقاعدہ تھیں اور سلسلہ کا بہت درد رکھتی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے۔

امان اللہ چیمہ۔ ربوہ

• میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم اہلیہ قاری عبدالرشید صاحب ۱۴/ جنوری بروز ہفتہ سہ پہر۔ بعمر ۶۳ سال فیصل آباد میں طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں

موصوفہ موصیہ تھیں اور تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ اور محترم قاری غلام یٰسین صاحب رفیق بانی سلسلہ کی بہو اور مکرم شیخ دوست محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی دختر تھیں۔

موصوفہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو کہ سب شادی شدہ ہیں۔ ان کی نمازِ جنازہ مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ احبابِ جماعت سے موصوفہ کے بلندی درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

منیر احمد فیصل آباد

کیا آپ نے لاہور میں تعلیم حاصل کی ہے؟

وہ تمام احبابِ جماعت جو حصول تعلیم کی غرض سے لاہور میں رہے ہوں یا احمدیہ ہوسٹل یا دارالحمد میں مقیم رہے ہوں۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن یا ینگ مینز یا یوتھ آرگنائزیشن سے منسلک رہے ہوں وہ اپنا نام۔ اُس زمانہ کی فوٹو۔ ولدیت۔ خاندان تعلیم۔ موجودہ مکمل پتہ معہ فون نمبر خاکسار کو ۱۰/ مارچ ۱۹۸۹ء تک بھجوا دیں۔ احمدی طلباء کی تنظیم کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے ان معلومات کی فوری ضرورت ہے

(مبارک محمود پانی پتی
سیکرٹری سوونیئر کمیٹی جماعت احمدیہ لاہور
دارالذکر۔ ۱۱۵۔ اے علامہ اقبال روڈ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا اور ایڈز

اگر یہ کہا جائے کہ دنیا کی بدترین بیماری "ایڈز" نے افریقہ پر، جو کبھی تاریک براعظم کہلاتا تھا، پوری طرح پنجے گاڑ لئے تو غلط نہ ہوگا۔ وسطی اور مشرقی افریقہ کے ممالک مثلاً روانڈا، برونڈی، تنزانیہ، زائرے اور زیمبیا اس مرض سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن عالمی ادارہ صحت نے ایڈز کا ڈھنڈورا پیٹنے کے علاوہ ان ممالک کے دکھی عوام کے لئے کچھ نہیں کیا۔ تاہم ایک تازہ اطلاع کے مطابق عالمی سطح پر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے مختلف ممالک سے پچھتر لاکھ ڈالر کے وعدے لئے ہیں تاکہ یوگنڈا سے ایڈز کا سدباب کیا جائے۔

ایک عالمی رپورٹ کے مطابق صوبہ جنوبی یوگنڈا میں کانیوترا نامی قصبہ میں جو جھیل وکٹوریا کے قریب ہے ایک کم و بیش دو ہزار افراد ایڈز کی لپیٹ میں آچکے ہیں اس آبادی کے ہر گھر میں ایڈز کا کوئی نہ کوئی مریض موجود ہے یا اس مرض کی وجہ سے مر چکا ہے۔ یوگنڈا کے سرکاری حکام یوگنڈا میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۲۳۶۹ بتاتے ہیں لیکن اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کمپالا کے ملاگو ہسپتال میں روزانہ ایڈز کے پانچ نئے مریض داخل ہوتے ہیں۔ یوگنڈا میں ہسپتالوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ ایڈز کے اکثر افریقی مریض اپنے گھروں میں سسک سسک کر زندگی بسر کر رہے ہیں وہ موت کی تمنا کرتے ہیں مگر موت ان کے قریب نہیں آتی۔

یوگنڈا کی ساٹھ فی صد آبادی ٹونے ٹوٹکوں پر یقین رکھتی ہے جب بھی کسی شہری پر ایڈز کا حملہ ہوتا ہے۔ جادو کے سدباب کے لئے جادوگر مریض کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ مریض کے گھروندے کو طرح طرح کی نقصان دہ خوشبوؤں سے معطر کیا جاتا ہے ایڈز کا مریض سانس لینے میں دقت محسوس کرتا ہے اور بالآخر اس کا بولورام ہو جاتا ہے جھیل وکٹوریہ کے مغرب میں ضلع راکائی سب سے زیادہ متاثر ہے یہاں مرنے والوں کی تعداد ایک ماہ میں چالیس بتائی جاتی ہے اس تعداد میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ یوگنڈا کے عوام ایڈز کو بیماری تسلیم نہیں کرتے۔ وہ ایڈز کو جادو تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ تنزانیہ والوں نے ان پر جادو کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ جادوگری ہے کیونکہ جب گھر کا ایک فرد بیمار ہو کر مر جاتا ہے تو باقی اہل خانہ بھی اس بیماری سے باری باری فوت ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی گھر سے تمام اہل خانہ کے جنازے نکلتے ہیں اور پوری بستی میں کہرام مچ جاتا ہے۔ کمپالا، جھیل وکٹوریہ اور نواحی علاقوں میں ایسے مناظر اکثر نظر آتے ہیں۔ یوگنڈا کے قصبہ ناکا سیکے میں ایسے مناظر بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ایک آدمی سائیکل پر لاش اٹھائے چلا جا رہا ہے۔ مرنے کی وجہ یہ ہے کہ متوفی کو ایڈز کا مرض لاحق ہوا تھا لیکن اس کے عزیزوں نے علاج معالجہ کی زحمت گوارا نہ کی۔ اہل یوگنڈا کو یقین ہو چکا ہے کہ ایڈز کے علاج دنیا کے تختے پر موجود نہیں۔

(روزنامہ امروز ہفت روزہ ایڈیشن ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء صفحہ ۱۸)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۶۵ :- میں حافظ عبدالغنی ولد یوسف صاحب شو بھی قوم نائیجرین پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حافظ عبدالغنی ولد یوسف صاحب نائیجیریا۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ احمد خان جوئیہ ولد ملک لطف خان جوئیہ چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۲ حافظ ظہور احمد ڈار ولد راجہ بہادر خان ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۶۷ :- میں ملک سکندر حیات ولد ملک الف خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۱۱/۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 366 D.M ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک سکندر حیات مغربی جرمنی گواہ شد نمبر ۱:- محمد شریف صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب آف گوجرانوالہ حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک محمد سرور ولد ملک اکبر علی صاحب مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۶۸ :- میں ملک محمد سرور ولد اکبر علی صاحب قوم کھوکھر پیشہ مزدور عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۱۱/۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400-D.M ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک محمد سرور ولد ملک اکبر علی صاحب آف کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد شریف ولد محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ حال مغربی جرمنی گواہ شد نمبر ۲۔ ملک سکندر حیات صاحب مسل نمبر ۲۶۸۶۷۔

مسل نمبر ۲۶۸۶۹ :- میں طلعت احمد طاہرہ زوجہ عبدالرحیم صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا آڑہ کھاریاں ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۴/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 DM ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ طلعت احمد طاہرہ زوجہ عبدالرحیم احمد صاحب مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالرحیم احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ مقصود احمد طاہر مغربی جرمنی۔

مطالعہ کتب حضرت اقدس

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرمایا۔ کہ

ے وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس بانی سلسلہ کا یہ منظوم کلام ہر احمدی کو پابند کرتا ہے کہ نہ صرف وہ خود ان روحانی خزائن سے اپنے دل و دماغ اور روح کو معرفت کے بلند مقام تک پہنچائیں بلکہ اپنے اردگرد کے ماحول میں اس نور کو پھیلائیں تاکہ وہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرنے والے بنیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگیوں کو ان روحانی خزائن کی انوار و برکات سے فیض یاب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد میں ایک کامیاب تربیتی اجتماع

حاضری ساڑھے چھ سو رہی

مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں ایک تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ نظارت اصلاح وارشاد نے اس ضمن میں تفاصیل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جملہ احباب و مستورات کو اس میں شمولیت کے لئے گھر گھر اطلاع کی گئی۔ مرکز سلسلہ سے مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اور مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر اور مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربیان کرام نے شرکت کی۔

اجلاس کی دو نشستیں تھیں پہلا اجلاس نماز جمعہ سے قبل دس بجے شروع ہوا۔ جو کہ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں جو کہ علی الترتیب، مکرم حمید المحامد صاحب۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب۔ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد۔ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی اور مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ نے کیں۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد دوسرا سیشن ۲ بجے زیر صدارت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دعوت الی اللہ کے موضوع پر مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مرکزی نمائندہ نے خطاب فرمایا۔ جبکہ دوسرا خطاب نمائندہ مرکزی مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے کیا جس کا عنوان "ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمتیں" تھا۔ اور تیسرا خطاب مکرم عبدالسلام صاحب طاہر نے "سیرت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجلاس کی کامیابی پر اظہار تشکر کرتے ہوئے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

ان ہر دو اجلاس میں حاضرین (مرد و زن) کی اوسط تعداد ۶۵۵ تھی۔ اور دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس تربیتی اجلاس کے نیک نتائج برآمد فرمائے

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو
(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

اعلان برائے حفاظ کرام

رمضان المبارک ۸۹ء اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد ہر سال مختلف جماعتوں کے مطالبہ پر نماز تراویح کے لیے حفاظ کرام بھجواتی ہے۔ جو حفاظ کرام نظارت کے تحت امسال تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لیے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام اور کوائف بھجوا دیں۔

نیز جن جماعتوں کو رمضان المبارک کے لیے حفاظ کرام کی ضرورت ہو وہ بھی جلد نظارت ہذا کو لکھیں۔
(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سرگودھا کے احباب مطلع ہوں

سرگودھا میں روزنامہ الفضل کے ایجنٹ مکرم محمد عامل بدر صاحب مقرر ہیں۔ سرگودھا کے احباب الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں ان سے رجوع فرمائیں۔

ان کا پتہ حسب ذیل ہے:
محمد عامل بدر C/o شکور بھائی چشمے والے کچہری بازار سرگودھا۔
(مینجر الفضل)

خبرنامہ

★ یورپی برادری کے بارہ ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے تہران سے اپنے اعلیٰ سفارتی نمائندوں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کارروائی سلمان رشدی کو آیت اللہ خمینی کی طرف سے ملنے والی قتل کی دھمکیوں کے خلاف بطور احتجاج کی جا رہی ہے۔ یورپی برادری کے وزرائے خارجہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ آئندہ ایران میں اعلیٰ سطح کا کوئی دورہ نہیں ہوگا۔

★ ایرانی رہنما آیت اللہ خمینی نے کہا ہے کہ بھارتی نژاد مصنف سلمان رشدی کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ معافی مانگ کر پرہیزگار بننے کی کوشش کرے تب بھی اسے جہنم رسید کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

★ ایران نے یورپی برادری کے بارہ ملکوں سے اپنے سفیروں کو وطن واپس آجانے کی ہدایت کی ہے۔ یہ کارروائی ایران نے جوابی طور پر کی ہے۔

★ اسلام آباد میں وفاقی وزیر مسٹر شاہد ظفر ۸ منزلہ بھٹو ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ یہ عمارت ۹۰ لاکھ روپے کی مالیت سے ایک سال میں مکمل ہوگی۔ اسمیں انجینئرنگ اور صنعتی مصنوعات کی نمائش کی جائے گی۔

★ ایئر چیف مارشل حکیم اللہ نے ایئر بیس سرگودھا کا معائنہ کیا۔

★ افغان مجاہدین نے افغانستان میں ایک جنگی ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے اور مختلف مقامات پر حملوں میں ۵۰ کابل فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

★ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر شمیر نے کہا ہے کہ روس اور امریکہ کے تعاون سے وہ عربوں کے ساتھ پرامن مذاکرات کرنے کو دلی طور پر خوش آمدید کہیں گے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے یہ بات قاہرہ کے دورے کے دوران کہی۔

★ پشاور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے جو چیف جسٹس سردار فخر عالم اور جسٹس قاضی محمد جمیل پر مشتمل تھا آٹھویں آئینی ترمیم کو ختم کرنے اور سینٹ کو توڑ کر اس کے انتخابات از سر نو کرانے کے بارے میں رٹ درخواست باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے اٹارنی جنرل اور ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس جاری کر دیئے۔

★ کینیڈا کی حکومت نے سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب کی درآمد سے پابندی ختم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نفرت انگیز کتاب نہیں ہے۔

★ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے اسلامی اتحاد کے امیدوار جاوید ہاشمی کی رٹ درخواست پر قومی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے حلقے این اے ۱۲۰ جہانیاں میں پولنگ سٹاف کی نئی تقرریوں کو غیر قانونی اور غیر مؤثر قرار دے دیا ہے۔ اور ہدایت کی ہے کہ ضمنی انتخاب کے پولنگ کی وہی سٹاف نگرانی کرے جو ۲ فروری کو تجویز کیا گیا تھا۔

★ اسلامی اتحاد کے سینیٹر امیر عبداللہ روکڑی اور مخدوم الطاف نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی ہے اور تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔

★ روہڑی اور خانیوال ریلوے سٹیشن پر مظاہروں کی وجہ ریلوے ٹریفک مکمل طور پر مفلوج ہو گیا۔ مشتعل ہجوم نے صادق آباد ریلوے اسٹیشن کے رینج کا الیکٹرونک سگنل سسٹم تباہ کر دیا۔ یہ مظاہرین ایک نوجوان عبدالفہیم کو کشمور سے اغوا کئے جانے پر احتجاج کر رہے تھے۔ ان مظاہروں میں ۱۴ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

★ بہاولپور میں پاکستان اور بھارت کی انڈر ۱۹ ٹیموں کے درمیان میچ کے پہلے دن پاکستان نے کھیل ختم ہونے تک آٹھ وکٹوں کے نقصان پر ۲۰۵ رنز بنائے۔

بیماری نہیں چھوڑتی؟

۱۔ ٹیسٹوں اور ایکسرے وغیرہ سے تشخیص نہ ہو سکے
۲۔ دوائیں چند دن کے بعد بے اثر ہو جائیں
۳۔ طبیعت دواؤں کو برداشت نہ کر سکے
۴۔ مریض خطرناک اپریشن سے ڈرتا ہو یا
۵۔ ایک سے زیادہ متضاد بیماریاں اکٹھی ہوں
تو ......؟

ان مسائل کا حل کیوریٹو لٹریچر میں ملے گا ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا کیوریٹو سٹاکسٹوں سے طلب کریں۔ ڈاکٹرز کیلئے فری۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شعبہ اشاعت) گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷